© rasailojaraid.com

بیاد امیر احرار سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے

کئی دنوں سے ہوا کی دستک تو سن رہا تھا
میرا تیقن کہ دھوپ نگری میں سبز موسم اتر رہا ہے
مری دعا باریاب ہوگی
محبتوں کی ہمیشگی کی
حیات تازہ کی آرزو کی
نزار موسم میں برکھا رُت کی
مجھے یقیں تھا کہ میرا دلبر
گلیمِ فقر و غنیٰ لپیٹے
جلال و عزمت کے راستوں پر نکل پڑیگا
کلامِ حق کی فصاحتوں سے عدوِ دیں کو بھسم کریگا
وہ اپنے جذب نہاں کی شمشیرِ پُر حشم سے
منافقت کا سرِ تکبر قلم کریگا
مگر یہ معلوم اب ہوا ہے، ہوا نے دھوکہ دیا تھا مجھ کو
مری دعائیں تو مرچکی ہیں۔ گلاب فصلیں اجڑ چکی ہیں
محبتیں تو بچھڑ چکی ہیں
حیات تازہ کی آرزوئیں بکھر چکی ہیں
اجل کے پیغام بر کو دیکھو
وہ میرے گھر کی آک اور عظمت، اک اور رونق کو لے گیا ہے
مرا برادر نئے جہاں کو چلا گیا ہے
گواہی لے کر، گواہی دے کر
کہ "میرا ایمان سب سے اعلیٰ، عظیم تر ہے"
مرے مربی، اے میرے محسن، عطائے محسن!

ترے کرم کی کہانیاں کس طرح سے لکھوں
میں تیری شب خیزیوں کی باتیں سناؤں کیسے
میں اپنا احوال کس سے چھیڑوں
بدن تو زندہ ہے روح لیکن فغاں بہ لب ہے
میں کیسے کہہ دوں وہ شخص رعنا یہاں نہیں ہے
کہ میرے بس میں تو کچھ نہیں ہے

سید محمد یونس بخاری
۱۴ نومبر ۱۹۹۹ء ملتان
بر مزار حضرت سید عطاء المحسن بخاری

© rasailojaraid.com